

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا حسن یا علی یا محمد یا فاطمة یا حسین

میں زینب ہوں، میں زینب ہوں، میں زینب ہوں، میں زینب ہوں
اے شامیوں مجھے پہچانوں، میں زینب ہوں، میں زینب ہوں

قرآن میرے گھر میں اترا، کل ایمان میرا بابا
میرے ہی جد میں رسول خدا، میں ہی تو ثنائے زہرا ہوں

کربل میں لٹ گیا میرا گھر، اؤر ٹوٹا ستم یہ دُہیں مجھ پر
میری لوٹی گئی سر کی چادر، یوں بلوے میں بے پردہ ہوں

اتنا نہ ستاؤ قیدی کو، ارے کچھ تو خوف خدا کھاؤ
یہ پتھر نہ ہم کو مارو، کوڑوں کی مار سے زخمی ہوں

ہائے بال یہ چہرے پر ڈالے، کیسے گزروں اس بستی سے
ہر سو میں تماشائی بیٹھے، میں شرم و حیا کی ملکہ ہوں

نوحہ خواں: عباس بندے علی

شکر مولا

کلام: اشک پرؤیز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا حسن یا علی یا محمد یا فاطمة یا حسین

ہائے ام حبیبہ نہ پہچانی، اف کھا کے ترس بھیجا پانی
خوں روٹتا ہے شہ کا جانی، میں در پہ کنیز کے آئی ہوں

میں کونے کی تھی شہزادی، اکثر قیدی چھڑواتی تھی
جب بابا کی تھی شہنشاہی، ہائے آج رسن بستہ میں ہوں

بالوں سے منہ کو چھپانا ہے، دربار ستم میں جانا ہے
کیسا بدلا یہ زمانہ ہے، مجھے کہنا پڑا میں نہ نب ہوں

اے اشک یہ بندے علی عباس، دہرایا اس غم کا احساس
جہاں پیاسوں کی ٹوٹی تھی آس، بے کس نے کہا پردیسی ہوں

نوحہ خواں: عباس بندے علی

شکر مولا

کلام: اشک پرؤیز